بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

۴۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایسا نہیں ہے کہ ہمارا وصیت کرنے والا جس کے لئے چاہے وصیت کر دے بلکہ وہ عہد ہے رسول اللہ کی طرف سے ایک کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک کہ آخر امام اس کو اپنے نفس پر ختم کر دے۔

ساٹھواں باب

آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کریں گے مگر وہی جو عہد خدا ہے وہ امر خدا سے تجاوز نہیں کرتے

(بَابُ) ۶۰

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلامُ لَمْ يَفْعَلُوا شَيْئاً وَلَا يَفْعَلُونَ اِلَّا بِعَهْدٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَمْرٍ مِنْهُ لَا يَتَجَاوَزُونَهُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْوَصِيَّةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى مُحَمَّدٍ كِتَاباً، لَمْ يُنْزَلْ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله كِتَابٌ مَخْتُومٌ إِلَّا الْوَصِيَّةَ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام: يَا مُحَمَّدُ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ فِي أُمَّتِكَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: أَيُّ أَهْلِ بَيْتِي يَا جَبْرَئِيلُ؟ قَالَ: نَجِيبُ اللّٰهِ مِنْهُمْ وَذُرِّيَّتُهُ لِيَرِثَكَ عِلْمَ النُّبُوَّةِ كَمَا وَرَّثَهُ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام وَ مِيرَاثُهُ لِعَلِيٍّ عليه السلام وَذُرِّيَّتِكَ مِنْ صُلْبِهِ، قَالَ: وَكَانَ عَلَيْهَا خَوَاتِيمُ، قَالَ: فَفَتَحَ عَلِيٌّ عليه السلام الْخَاتَمَ الْأَوَّلَ وَ مَضَى لِمَا فِيهَا ثُمَّ فَتَحَ الْحَسَنُ عليه السلام الْخَاتَمَ الثَّانِيَ وَمَضَى لِمَا أُمِرَ بِهِ فِيهَا فَلَمَّا تُوُفِّيَ الْحَسَنُ وَمَضَى، فَتَحَ الْحُسَيْنُ عليه السلام الْخَاتَمَ الثَّالِثَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ قَاتِلْ فَاقْتُلْ وَتُقْتَلُ وَاخْرُجْ بِأَقْوَامٍ لِلشَّهَادَةِ لَا شَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ، قَالَ: فَفَعَلَ عليه السلام، فَلَمَّا مَضَى دَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَبْلَ ذٰلِكَ، فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الرَّابِعَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ اصْمُتْ وَاَطْرِقْ لِمَا حُجِبَ الْعِلْمُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَ مَضَى دَفَعَهَا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الْخَامِسَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ فَسِّرْ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالَى وَصَدِّقْ أَبَاكَ وَوَرِّثِ ابْنَكَ وَاصْطَنِعِ الْأُمَّةَ وَقُمْ بِحَقِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُلِ الْحَقَّ فِي الْخَوْفِ وَالْأَمْنِ وَلَا تَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ، فَفَعَلَ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَنْتَ هُوَ؟ قَالَ: فَقَالَ: مَا بِي إِلَّا أَنْ تَذْهَبَ يَا مُعَاذُ فَتَرْوِيَ عَلَيَّ[1] قَالَ: فَقُلْتُ: أَسْأَلُ اللّٰهَ الَّذِي رَزَقَكَ مِنْ آبَائِكَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ أَنْ يَرْزُقَكَ

مِنْ عَقِبِكَ مِثْلَهَا قَبْلَ الْمَمَاتِ ، قَالَ: قَدْ فَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ يَا مُعَاذُ، قَالَ: فَقُلْتُ : فَمَنْ هُوَ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ: هٰذَا الرَّاقِدُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ - وَهُوَ رَاقِدٌ .

۱۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا نے وصیت نامہ نازل کیا بصورت کتاب اور آنحضرت پر سوائے اس وصیت نامہ کے کوئی تحریر مہر شدہ نازل نہیں ہوئی، جبرئیل نے کہا، اے محمدؐ یہ وصیت نامہ ہے تمہاری امت کے لئے تمہارے اہلِ بیت کے بارے میں رسول اللہ نے پوچھا اے جبرئیل! میرے اہل بیت کون ہیں؟ انھوں نے کہا ان میں کا نجیب اور اس کی ذریت تاکہ وہ وارث ہوں تمہارے علمِ نبوت میں جیسا کہ تم کو اس کا وارث ابراہیم نے بنایا اور یہ میراث علی کے لئے ہے اور ان کی اولاد کے لئے جو ان کے صلب سے ہو اور انہی پر خاتمہ ہے پس علیؑ نے پہلی مُہر کو کھولا اور اس میں جو کچھ تھا اس پر اطلاع پائی پھر امام حسنؑ نے دوسری مہر کو توڑا اور جو کچھ اس میں تھا اس کو پڑھا۔ جب امام حسنؑ کا انتقال ہوا تو تیسری مہر کو امام حسینؑ نے کھولا اس میں تھا قتال کرو دشمنوں سے اور قتل ہو جاؤ اور ایک قوم کو لے کر شہادت کے لئے نکلو پس حضرت نے ایسا ہی کیا۔ جب انھوں نے شہادت پائی تو وہ وصیت نامہ علی بن حسین کو دے دیا۔ انھوں نے چوتھی مہر توڑی لکھا تھا چپ رہو اور رضائے الٰہی میں سر جھکائے رہو کیونکہ علم حجاب میں ہے۔ جب انھوں نے وفات پائی تو وہ تحریر امام محمد باقر علیہ السلام کو ملی، آپؑ نے پانچویں مہر توڑی اس میں تھا کتاب خدا کی تفسیر بیان کرو اور اپنے آبا و اجداد کی تصدیق کرو اور اپنے بیٹے کو اپنا وارث بناؤ، امت سے نیکی کرو اور اللہ کے حق کے اثبات کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور خوف اور امن ہر حالت میں حق کہو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو پس حضرت نے ایسا ہی کیا اسکے بعد وہ وصیت نامہ اپنے بعد والے کو دیا۔ میں نے کہا (راوی) وہ آپؑ میں فرمایا۔ مجھے یہی کہنا ہے کہ تم جاؤ اور مجھ سے روایت کرو میں نے کہا میں یہ سوال کرتا ہوں کہ جس طرح خدا نے آپ کو اور آپؑ کے آبا کو امامت عطا فرمائی ہے کیا آپ کے بعد بھی مرنے سے پہلے وصایت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ فرمایا۔ اے معاذ خدا نے ایسا ہی کیا ہے میں نے کہا آپ کے بعد کون ہوگا۔ فرمایا۔ یہ سونے والا اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے عبد صالح (امام محمد باقر علیہ السلام) کی طرف جو سو رہے تھے۔

٢۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْعُمَرِيِّ(٢) عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلٰى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله كِتَاباً قَبْلَ وَفَاتِهِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ إِلَى النُّجَبَةِ مِنْ أَهْلِكَ ، قَالَ: وَمَا النُّجَبَةُ يَا جَبْرَئِيلُ ؟ فَقَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَوُلْدُهُ عليهم السلام ، وَكَانَ عَلَى الْكِتَابِ خَوَاتِيمُ مِنْ ذَهَبٍ فَدَفَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِلٰى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَأَمَرَهُ أَنْ يَفُكَّ خَاتَماً مِنْهُ وَيَعْمَلَ بِمَا فِيهِ ، فَفَكَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام خَاتَماً وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ

أُخْرُجْ بِقَوْمٍ إِلَى الشَّهَادَةِ ، فَلَاشَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ وَاشْرِ نَفْسَكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَفَعَلَ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ أَطْرِقْ وَاصْمُتْ وَالْزَمْ مَنْزِلَكَ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ حَدِّثِ النَّاسَ وَ أَفْتِهِمْ وَلَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّهُ لَاسَبِيلَ لِأَحَدٍ عَلَيْكَ [فَفَعَلَ] ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ جَعْفَرٍ عليه السلام فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ حَدِّثِ النَّاسَ وَأَفْتِهِمْ وَانْشُرْ عُلُومَ أَهْلِ بَيْتِكَ وَصَدِّقْ آبَاءَكَ الصَّالِحِينَ وَلَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ فِي حِرْزٍ وَأَمَانٍ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى عليه السلام وَ كَذٰلِكَ يَدْفَعُهُ مُوسَى إِلَى الَّذِي بَعْدَهُ ثُمَّ كَذٰلِكَ إِلَى قِيَامِ الْمَهْدِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ .

۲۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے اپنے نبیؐ کی وفات سے پہلے ایک کتاب نازل کی اور فرمایا اے محمدؐ یہ ہماری وصیت ہے تمہارے اہل جو نجبا رہیں۔ ان کے لئے حضرت نے فرمایا اے جبرئیل وہ کون ہیں انھوں نے کہا، علی بن ابی طالب اور ان کی اولاد اس کتاب پر مہریں لگی ہوئی تھیں سونے کی، وہ کتاب آنحضرت نے امیر المومنینؑ کو دے دی اور حکم دیا کہ ان میں سے ایک مہر کو توڑیں اور جو لکھا ہے اس پر عمل کریں امیر المومنین نے ایک مہر کو توڑا اور حسب ہدایت عمل کیا۔ پھر اسے امام حسنؑ کو دیدیا ایک مہر انھوں نے توڑی اور عمل کیا پھر انھوں نے اپنی مرگ کے وقت امام حسینؑ کو دے دی۔ انھوں نے تیسری مہر توڑی اس میں لکھا تھا ایک گروہ کے ساتھ شہادت کے لئے نکلو ان کی شہادت تمہارے ہی ساتھ ہے اور راہ خدا میں اپنا نفس بیچ ڈالو، پس انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ کتاب علی بن الحسین کو دے دی گئی انھوں نے چوتھی مہر کو توڑا اس میں لکھا تھا کہ سر تسلیم خم کرو خموشی کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھ کے مرتے دم تک عبادت خدا کرو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اسے دیا اپنے فرزند امام محمد باقرؑ کو انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں دیکھا، لوگوں سے احادیث بیان کرو اور ان کو فتوی دو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم پر کسی کو قابو حاصل نہ ہوگا انھوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ ان کے فرزند امام جعفر صادق کو ملی انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں تھا احادیث کو بیان کرو اور فتوی دو اور علوم اہلبیتؑ کو نشر کرو اور تصدیق کرو اپنے آباء صالحین کی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم اس کی پناہ میں ہو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر انھوں نے امام موسیٰ کاظمؑ کو وہ کتاب دی۔ پھر اسی طرح ہوتا رہیگا قیام امام مہدیؑ تک۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لَهُ حُمْرَانُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام وَ خُرُوجِهِمْ وَ قِيَامِهِمْ بِدِينِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أُصِيبُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ إِيَّاهُمْ وَالظَّفَرِ بِهِمْ حَتَّى قُتِلُوا وَغُلِبُوا ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا حُمْرَانُ ! إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى [قَدْ] كَانَ

قَدَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَضَاهُ وَأَمْضَاهُ وَحَتَمَهُ، ثُمَّ أَجْرَاهُ، فَبِتَقَدُّمِ عِلْمِ ذٰلِكَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَامَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَبِعِلْمٍ صَمَتَ مَنْ صَمَتَ مِنَّا.

۳۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپؑ نے غور کیا حضرت علیؑ اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کے واقعات پر، ان کا نکلنا اور دین خدا کی حفاظت پر قائم رہنا اور جو مصیبت ان کو باغیوں اور شیاطین الانس کے ہاتھ سے بصورت قتل اور غلبہ پہنچیں، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے حمران! یہ امور قضا و قدر الٰہی سے متعلق ہیں اسی کے حکم و مشیت سے ان کا اجرا ہوا ان امور کا علم ان کو رسول اللہ کے ذریعہ سے پہلے ہی ہو چکا تھا اس پر علیؑ و حسنؑ و حسینؑ قائم رہے اور جن کے لئے ہم میں سے خاموشی زندگی کا حکم تھا خاموش رہے۔

٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَقْطِينٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسْتَفَادِ أَبِي مُوسَى الضَّرِيرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَلَيْسَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَاتِبَ الْوَصِيَّةِ وَرَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْمُمْلِي عَلَيْهِ وَجَبْرَئِيلُ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ عليهم السلام شُهُودٌ؟ قَالَ: فَأَطْرَقَ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! قَدْ كَانَ مَا قُلْتَ وَلٰكِنْ حِينَ نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْأَمْرُ، نَزَلَتِ الْوَصِيَّةُ مِنْ عِنْدِ اللهِ كِتَاباً مُسَجَّلاً، نَزَلَ بِهِ جَبْرَئِيلُ مَعَ أُمَنَاءِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْ بِإِخْرَاجِ مَنْ عِنْدَكَ إِلَّا وَصِيَّكَ، لِيَقْبِضَهَا مِنَّا وَتُشْهِدَنَا بِدَفْعِكَ إِيَّاهَا إِلَيْهِ ضَامِناً لَهَا ـ يَعْنِي عَلِيّاً عليه السلام ـ؛ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِإِخْرَاجِ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ مَا خَلَا عَلِيّاً عليه السلام؛ وَفَاطِمَةُ فِيمَا بَيْنَ السِّتْرِ وَالْبَابِ، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: هٰذَا كِتَابُ مَا كُنْتُ عَهِدْتُ إِلَيْكَ وَشَرَطْتُ عَلَيْكَ وَشَهِدْتُ بِهِ عَلَيْكَ وَأَشْهَدْتُ بِهِ عَلَيْكَ مَلَائِكَتِي وَكَفَى بِي يَا مُحَمَّدُ شَهِيداً، قَالَ: فَارْتَعَدَتْ مَفَاصِلُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا جَبْرَئِيلُ! رَبِّي هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ وَإِلَيْهِ يَعُودُ السَّلَامُ صَدَقَ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ وَبَرَّ، هَاتِ الْكِتَابَ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِدَفْعِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: اِقْرَأْهُ، فَقَرَأَهُ حَرْفاً حَرْفاً، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! هٰذَا عَهْدُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيَّ وَشَرْطُهُ عَلَيَّ وَأَمَانَتُهُ، وَقَدْ بَلَّغْتُ وَنَصَحْتُ وَأَدَّيْتُ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: وَأَنَا أَشْهَدُ لَكَ [بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي] بِالْبَلَاغِ وَالنَّصِيحَةِ وَالتَّصْدِيقِ عَلَى مَا قُلْتَ وَيَشْهَدُ لَكَ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام: وَأَنَا لَكُمَا عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا عَلِيُّ أَخَذْتَ وَصِيَّتِي وَعَرَفْتَهَا وَضَمِنْتَ لِلّٰهِ وَلِيَ الْوَفَاءَ بِمَا فِيهَا؟ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي عَلَيَّ ضَمَانُهَا وَعَلَى اللهِ عَوْنِي

وَتَوْفِيقِي عَلَى أَدَائِهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : يَا عَلِيُّ إِنِّي اُرِيدُ أَنْ اُشْهِدَ عَلَيْكَ بِمُوَافَاتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ ؑ : نَعَمْ أَشْهِدْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنَّ جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْآنَ وَ هُمَا حَاضِرَانِ مَعَهُمَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ لِاُشْهِدَهُمْ عَلَيْكَ ، فَقَالَ : نَعَمْ لِيَشْهَدُوا وَ أَنَا ـ بِأَبِي أَنْتَ وَاُمِّي ـ اُشْهِدُهُمْ ، فَأَشْهَدَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ بِأَمْرِ جَبْرَئِيلَ ؑ فِيمَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ قَالَ لَهُ : يَا عَلِيُّ ! تَفِي بِمَا فِيهَا مِنْ مُوَالَاةِ مَنْ وَالَى اللهَ وَرَسُولَهُ وَ الْبَرَاءَةِ وَالْعَدَاوَةِ لِمَنْ عَادَى اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ عَلَى الصَّبْرِ مِنْكَ [وَ] عَلَى كَظْمِ الْغَيْظِ وَعَلَى ذَهَابِ حَقِّكَ وَغَصْبِ خُمُسِكَ وَانْتِهَاكِ حُرْمَتِكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ ! فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَقَدْ سَمِعْتُ جَبْرَئِيلَ ؑ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ : يَا مُحَمَّدُ ! عَرِّفْهُ أَنَّهُ يُنْتَهَكُ الْحُرْمَةُ وَهِيَ حُرْمَةُ اللهِ وَحُرْمَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلَى أَنْ تُخْضَبَ لِحْيَتُهُ مِنْ رَأْسِهِ بِدَمٍ عَبِيطٍ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ : فَصَعِقْتُ حِينَ فَهِمْتُ الْكَلِمَةَ مِنَ الْأَمِينِ جَبْرَئِيلَ حَتَّى سَقَطْتُ عَلَى وَجْهِي وَقُلْتُ : نَعَمْ قَبِلْتُ وَرَضِيتُ وَإِنِ انْتَهَكَتِ الْحُرْمَةُ وَعُطِّلَتِ السُّنَنُ وَمُزِّقَ الْكِتَابُ وَهُدِمَتِ الْكَعْبَةُ وَخُضِبَتْ لِحْيَتِي مِنْ رَأْسِي بِدَمٍ عَبِيطٍ صَابِراً مُحْتَسِباً أَبَداً حَتَّى أَقْدَمَ عَلَيْكَ ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَأَعْلَمَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْلَمَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالُوا مِثْلَ قَوْلِهِ فَخُتِمَتِ الْوَصِيَّةُ بِخَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ ، لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ وَدُفِعَتْ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ؑ ، فَقُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ؑ : بِأَبِي أَنْتَ وَ اُمِّي أَلَا تَذْكُرُ مَا كَانَ فِي الْوَصِيَّةِ ؟ فَقَالَ : سُنَنُ اللهِ وَسُنَنُ رَسُولِهِ ، فَقُلْتُ : أَكَانَ فِي الْوَصِيَّةِ تَوَثُّبُهُمْ وَ خِلَافُهُمْ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ؑ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَاللهِ شَيْئاً شَيْئاً ، وَ حَرْفاً حَرْفاً ، أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ
يس ٣٦/١٢ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ» ؟ وَاللهِ لَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : أَلَيْسَ قَدْ فَهِمْتُمَا مَا تَقَدَّمْتُ بِهِ إِلَيْكُمَا وَقَبِلْتُمَاهُ ؟ فَقَالَا : بَلَى وَصَبَرْنَا عَلَى مَا سَاءَنَا وَغَاظَنَا .

وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ زِيَادَةٌ (٥) :

۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں، کیا امیر المومنین نے اس وصیت کو نہیں لکھا اور رسول اللہ نے انھیں نہیں لکھوایا اور جبرئیلؑ اور ملائکہ مقربین اس پر گواہ نہیں ہوئے، حضرت یہ سن کر دیر تک سر جھکائے رہے پھر فرمایا۔ اے ابوالحسنؑ (کنیت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) جو تم نے کہا ایسا ہی ہوا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ پر امر رسالت کا نزول ہوا تو خدا نے یہ وصیت بصورت کتاب و دستاویز نازل کی، اے جبرئیلؑ مع ان ملائکہ کے جو امنا اللہ ہیں لے کر آئے اور جبرئیل نے

کہا۔ اے محمدؐ جو لوگ آپؐ کے پاس ہیں ان کو چلے جانے کا حکم دیجئے۔ سوائے آپ کے وصی کے کوئی نہ رہے تاکہ ہم سے وہ وصیت نامہ لے لیں اور ہم آپ کو اس کے دینے پر گواہ بنائیں اور ضامن قرار دیں۔ وصی سے مراد ہمارے علیؑ ہیں پس رسول اللہ نے سب کو ہٹا دیا سوائے علی و فاطمہؑ کوئی نہ رہا۔ دروازہ اور گھر کے درمیان پردہ حائل تھا۔ جبرئیل نے کہا۔ اے محمدؐ! تمہارا رب سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے یہ وہ نوشتہ ہے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا اور شرط کی تھی اس پر میں نے تم کو گواہ بنایا اور تم پر ملائکہ کو گواہ قرار دیا۔ اور اے محمد میرا گواہ ہونا کافی ہے یہ سن کر رسول اللہ کے بدن کا ایک ایک جوڑ کانپنے لگا اور فرمایا اے جبرئیل میرے رب پر سلام ہو ہے اس کی طرف سے سلامتی ہے اسی کی طرف سلامتی لوٹتی ہے میرے معبود نے سچ کہا۔ نوشتہ لاؤ، جبرئیل نے وہ رسول پاک کو دیا اور کہا یہ علی کو دے دیجئے۔ حضرت نے فرمایا لو اے علی اسے پڑھو۔ انھوں نے ایک ایک حرف پڑھا۔ آنحضرت نے فرمایا اے علی یہ میرے رب کا عہد ہے اور اس کی شرط مجھ سے ہے اور یہ خدا کی امانت ہے میں نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور تم تک پہنچا دیا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور جو کچھ آپؐ نے کہا اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میرے کان، آنکھ اور میرا خون میرا گوشت گواہی دیتا ہے جبرئیل نے کہا میں تم دونوں کی گواہی دیتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علی تم نے میری وصیت سن لی اور اس کو جان لیا اور اللہ اور میری طرف سے ضامن ہو گئے اس عہد کے وفا کرنے کے۔ حضرت علیؑ نے کہا۔ بے شک میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں ضامن ہوں خدا میری مدد کرے اور اس کی ادا پر توفیق دے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علیؑ میں چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق روز قیامت گواہی دوں۔ حضرت علی نے کہا میں آپؐ کے اس ارادے کا گواہ ہوں رسول اللہ نے فرمایا جبرئیل میکائیل ملائکہ اور مقربین جو ان کے ساتھ ہیں وہ بھی اس واقعہ کے گواہ ہیں حضرت علی نے کہا۔ ان کو گواہی دینی چاہیئے میں ان پر گواہ ہوں، پس رسول اللہ نے گواہی دی اور بحکم خدا جبرئیل نے جو شرائط نبی سے بیان کی تھیں اس کی گواہی دی اور فرمایا۔ اے علیؑ اس میں جو کچھ ہے اسے پورا کرو، دوستی رکھو اس سے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھے اور برائت اور دشمنی رکھو اس سے جس سے اللہ اور اس کا رسولؐ دشمنی رکھتے ہیں اور صبر کے ساتھ ان سے اپنی برائت کا اظہار کرو اور غصہ کو پی جاؤ اپنے حق کے ضائع ہونے پر، اپنے خمس کے غصب پر اور اپنی ہتک و حرمت پر۔ حضرت علیؑ نے کہا اچھا یا رسول اللہ! امیرالمومنین فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور ہواؤں کو چلایا کہ میں نے جبرئیل کو رسول اللہ سے کہتے سنا۔ اے محمدؐ! ان کو آگاہ کر دو کہ ان کی ہتک، حرمت اللہ اور اس کے رسول کی ہتک حرمت ہے اور یہ بھی بتا دو کہ ان کی داڑھی ان کے سر کے خون سے خضاب ہو گی امیرالمومنین نے فرمایا۔ ان واقعات کو سن کر مجھے اضطراب لاحق ہوا۔ یہاں تک کہ میں اوندھے منہ گر گیا۔ پھر میں نے کہا۔ میں نے ان سب باتوں کو قبول کیا اور ان مصیبتوں پر راضی ہوں اگرچہ ہتک، حرمت ہو اور امر سنت معطل ہو جائے اور کتاب خدا پارہ پارہ ہو۔ کعبہ کو ڈھا دیا جائے اور میری ڈاڑھی میرے سر کے تازہ خون سے خضاب ہو، میں ہمیشہ صبر سے کام لوں گا یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچ جاؤں، پھر رسول اللہ نے فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور ان واقعات سے جس طرح امیرالمومنین

کو آگاہ کیا تھا ان کو بھی آگاہ کیا۔ انھوں نے بھی حضرت علیؑ کی طرح جواب دیا۔ اس کے بعد یہ وصیت سونے سے سربمہر کر دی گئی تاکہ آگ کا اثر نہ ہو اور وہ امیرالمومنین کو دے دی گئی۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس میں وصیت تھی کیا؟ فرمایا۔ اللہ اور رسولؐ کے طریقے، میں نے کہا کیا وصیت میں یہ بھی تھا کہ لوگ امیرالمومنین پر بہ جبر و قہر غلبہ حاصل کریں گے اور ان کی مخالفت پر کمر باندھیں گے فرمایا ایک ایک چیز ایک ایک حرف، کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا ہم لکھتے ہیں اس چیز کو جو وہ کر چکے ہیں اور ان کے نشانات کو اور ہم نے ہر شئے کا احصا امام مبینؑ میں کر دیا ہے پھر آنحضرتؐ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ سے فرمایا۔ جو کچھ میں نے تم سے بیان کیا۔ تم نے اسے سمجھ لیا اور قبول کر لیا؟ انھوں نے کہا جی ہاں ہم صبر کریں گے ہر اس چیز پر جس سے ہمیں رنج پہنچے یا وہ ہم کو غضب ناک کرنے والی ہو۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازِ، عَنْ حَرِيزٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقَلَّ بَقَاءَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَأَقْرَبَ آجَالَكُمْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ مَعَ حَاجَةِ النَّاسِ إِلَيْكُمْ؟! فَقَالَ: إِنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا صَحِيفَةً فِيهَا مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ فِي مُدَّتِهِ. فَإِذَا انْقَضَى مَا فِيهَا مِمَّا اُمِرَ بِهِ عَرَفَ أَنَّ أَجَلَهُ قَدْ حَضَرَ. فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَنْعَى إِلَيْهِ نَفْسَهُ(٦) وَأَخْبَرَهُ بِمَا لَهُ عِنْدَ اللهِ وَأَنَّ الْحُسَيْنَ عليه السلام قَرَأَ صَحِيفَتَهُ الَّتِي اُعْطِيَهَا، وَفُسِّرَ لَهُ مَا يَأْتِي بِنَعْيٍ وَبَقِيَ فِيهَا أَشْيَاءُ لَمْ تُقْضَ، فَخَرَجَ لِلْقِتَالِ وَكَانَتْ تِلْكَ الْأُمُورُ الَّتِي بَقِيَتْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ سَأَلَتِ اللهَ فِي نُصْرَتِهِ، فَأَذِنَ لَهَا وَمَكَثَتْ تَسْتَعِدُّ لِلْقِتَالِ وَتَتَأَهَّبُ لِذٰلِكَ حَتَّى قُتِلَ فَنَزَلَتْ وَقَدِ انْقَطَعَتْ مُدَّتُهُ وَقُتِلَ عليه السلام، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ أَذِنْتَ لَنَا فِي الْانْحِدَارِ وَأَذِنْتَ لَنَا فِي نُصْرَتِهِ، فَانْحَدَرْنَا وَقَدْ قَبَضْتَهُ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِمْ: أَنِ الْزَمُوا قَبْرَهُ حَتَّى تَرَوْهُ وَقَدْ خَرَجَ فَانْصُرُوهُ وَابْكُوا عَلَيْهِ وَعَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ فَإِنَّكُمْ قَدْ خُصِّصْتُمْ بِنُصْرَتِهِ وَبِالْبُكَاءِ عَلَيْهِ، فَبَكَتِ الْمَلَائِكَةُ تَعَزِّياً وَحُزْناً عَلَى مَا فَاتَهُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ، فَإِذَا خَرَجَ يَكُونُونَ أَنْصَارَهُ.

٥ - حریز سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا، آپؑ اہلبیت حضرات کی زندگی کس قدر کم ہوتی ہے حالانکہ لوگوں کی حاجتیں آپ سے وابستہ رہتی ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں وہ سب لکھا ہوتا ہے جس پر عمل کرنا ان کے لئے ضروری ہوتا ہے اور اس میں مدت عمل کی درج ہوتی ہے پس جب وہ کام ہو چکتے ہیں اور وہ جان لیتا ہے کہ اس کی موت قریب ہوتی ہے تو نبی اکرم صلعم اس کے پاس آتے ہیں اور اس کو خبر وفات دیتے ہیں اور یہ بتلاتے ہیں کہ پیش خدا اس کا کیا مرتبہ ہے امام حسین علیہ السلام نے اس صحیفہ کو پڑھا اور جو واقعات پیش آنے والے تھے ان کو واضح کیا گیا اور جو واقعات عمل میں آنے سے رہ گئے تھے وہ بھی بتائے۔ پس حضرت جہاد کے لئے نکلے، ملائکہ نے ان کی نصرت کی خواہش

اللہ سے کی، خدا نے اجازت دے دی اور اس کے بعد وہ جنگ کی آمادگی کے لئے کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ حضرت شہید ہو گئے تب وہ نازل ہوئے، ملائکہ نے کہا پروردگار اس میں کیا مصلحت تھی کہ تو نے ہمیں اُترنے کا حکم دیا اور نصرت کی اجازت دی لیکن جب ہم اترے تو تو نے ان کی روح قبض کر لی۔ خدا نے وحی کی کہ اب تم ان کی قبر پر رہو یہاں تک کہ تم ان کا خروج دیکھو (اشارہ ہے خروج حضرت حجت کی طرف)، پس تم ان کی مدد کرو اور اس پر گریہ کرو اور جو خدمت تم نہ کر سکے اس پر تم کو میں نے مخصوص کیا اس کی نصرت اور بکا کے لئے پس ملائکہ محرومی نصرت پر رو دیے۔ اب جب رجعت میں وہ خروج کریں گے تو وہ مدد کریں گے

اکسٹھواں باب

وہ اُمور جو واجب کرتے ہیں حُجّت امام علیہ السلام کو

((بَابُ) ۶۱

اَلْاُمُورِ الَّتِی تُوجِبُ حُجَّةَ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: إِذَا مَاتَ الْإِمَامُ بِمَ يُعْرَفُ الَّذِي بَعْدَهُ؟ فَقَالَ لِلْإِمَامِ عَلَامَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَكُونَ أَكْبَرَ وُلْدِ أَبِيهِ وَيَكُونَ فِيهِ الْفَضْلُ وَالْوَصِيَّةُ، وَ يَقْدَمُ الرَّكْبُ فَيَقُولُ: إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ؟ فَيُقَالُ: إِلَى فُلَانٍ، وَالسِّلَاحُ فِينَا بِمَنْزِلَةِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، تَكُونُ الْإِمَامَةُ مَعَ السِّلَاحِ حَيْثُمَا كَانَ.

۱۔ ابو نصر سے روایت ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا، جب امام مر جائے تو اس کے بعد والے امام کو کیسے پہچانیں، فرمایا۔ امام کے لئے کچھ علامات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اکبر اولاد پدر ہو اور اس کی فضیلت اور وصیت ہو اور جب بیرونی مقامات سے لوگ آئیں اور پوچھیں فلاں نے اپنا وصی کس کو بنایا تو لوگ کہہ دیں فلاں کو یعنے اس کے متعلق شہرت بھی ہو، اور نبی کے ہتھیار ہم میں بجائے اس تابوت کے ہیں جو بنی اسرائیل میں تھا امامت کے پاس ہتھیار ہوتے ہیں چاہے امام کہیں ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَزِيدَ شَعِرٍ [1]، عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: اَلْمُتَوَثِّبُ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ الْمُدَّعِي لَهُ، مَا الْحُجَّةُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يُسْأَلُ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ [2]، قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْحُجَّةِ لَمْ تَجْتَمِعْ فِي أَحَدٍ إِلَّا كَانَ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ: أَنْ يَكُونَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ وَ يَكُونَ عِنْدَهُ السِّلَاحُ وَ يَكُونَ صَاحِبَ

الْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ الَّتِي إِذَا قَدِمْتَ الْمَدِينَةَ سَأَلْتَ عَنْهَا الْعَامَّةَ وَ الصِّبْيَانَ : إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ امر امامت کو بجبر لینے والے اور غلط دعوے کرنے والے پر حجت کیوں کر تمام ہو۔ فرمایا اس سے حلال و حرام کے متعلق پوچھا جائے، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تین قسم کی حجتیں ہیں جو سوائے امام کے کسی میں نہیں پائی جاتیں اوّل یہ کہ سب لوگوں سے اولیٰ وافضل ہو اور اس کے پاس تبرکاتِ رسول ہوں اور اس کے لئے کھلم کھلا وصیت ہو کہ جب لوگ بڑے یا بچوں سے شہر میں آکر پوچھیں کہ فلاں نے کس کے متعلق وصیت کی تو لوگ کہہ دیں کہ فلاں ابن فلاں کے متعلق کی ہے۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قِيلَ لَهُ : بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ الْإِمَامُ ؟ قَالَ : بِالْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ وَ بِالْفَضْلِ ، إِنَّ الْإِمَامَ لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَطْعَنَ عَلَيْهِ فِي فَمٍ وَلَا بَطْنٍ وَلَا فَرْجٍ ، فَيُقَالُ : كَذَّابٌ وَيَأْكُلُ أَمْوَالَ النَّاسِ ، وَمَا أَشْبَهَ هَذَا .

۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کسی نے ان سے پوچھا معرفتِ امام کس شئے سے ہوتی ہے۔ فرمایا ظاہری وصیت اور فضیلت سے۔ کوئی امام کو منہ شکن اور شرمگاہ کا طعنہ نہیں دے سکتا کہ وہ جھوٹا ہے مالِ حرام کھاتا ہے کہ زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : مَا عَلَامَةُ الْإِمَامِ (١) الَّذِي بَعْدَ الْإِمَامِ ؟ فَقَالَ : طَهَارَةُ الْوِلَادَةِ وَ حُسْنُ الْمَنْشَأِ وَلَا يَلْهُو وَلَا يَلْعَبُ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ امام کی علامت کیا ہے فرمایا اوّل یہ کہ طاہر الولادت ہو۔ دوسرے اچھے ماحول میں نشو ونما ہوا ہو۔ تیسرے لہو لعب سے اس کا تعلق نہ ہو۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ ، عَنِ الدَّلَالَةِ عَلَى صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ ، فَقَالَ : الدَّلَالَةُ عَلَيْهِ : الْكِبَرُ وَ الْفَضْلُ وَالْوَصِيَّةُ ، إِذَا قَدِمَ الرَّكْبُ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا : إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ ؟ قِيلَ : إِلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَدُورُوا مَعَ السِّلَاحِ حَيْثُمَا دَارَ ، فَأَمَّا الْمَسَائِلُ فَلَيْسَ فِيهَا حُجَّةٌ .

۵ - راوی کہتاہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ امر امامت پر دلیل کیا ہے پہلے یہ کہ اولاد اکبر ہو، دوسرے صاحب فضیلت ہو تیسرے اس کے لئے سابق امام نے اس طرح وصیت کی ہو کہ جب باہر کے لوگ شہر میں آکر پوچھیں کہ فلاں نے کس کے لئے وصیت کی ہے تو سب کہیں فلاں بن فلاں کے متعلق اور یہ جہاں کہیں جائے تبرکاتِ رسولؐ اس کے ساتھ ہیں

٦- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْأَمْرَ(۱) فِي الْكَبِيرِ مَا لَمْ تَكُنْ فِيهِ عَاهَةٌ

۶- ہشام ابن سالم سے مروی ہے کہ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امر امامت اولاد اکبر کے لئے اس وقت ہے جبکہ اس میں کوئی عیب نہ ہو (یعنی علم وفضل و وصیت وغیرہ کے لحاظ سے کوئی کمی نہ ہو۔

٧- أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ بِمَ يُعْرَفُ الْإِمَامُ ؟ قَالَ : فَقَالَ: بِخِصَالٍ أَمَّا أَوَّلُهَا فَإِنَّهُ بِشَيْءٍ قَدْ تَقَدَّمَ مِنْ أَبِيهِ فِيهِ بِإِشَارَةٍ إِلَيْهِ(۲) لِتَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةً وَيُسْأَلُ فَيُجِيبُ وَإِنْ سَكَتَ عَنْهُ ابْتَدَأَ وَيُخْبِرُ بِمَا فِي غَدٍ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ بِكُلِّ لِسَانٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ؛ أُعْطِيكَ عَلَامَةً قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ، فَكَلَّمَهُ الْخُرَاسَانِيُّ بِالْعَرَبِيَّةِ فَأَجَابَهُ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِالْفَارِسِيَّةِ فَقَالَ لَهُ الْخُرَاسَانِيُّ: وَاللهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ بِالْخُرَاسَانِيَّةِ غَيْرُ أَنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُهَا ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ إِذَا كُنْتُ لَا أُحْسِنُ أُجِيبُكَ فَمَا فَضْلِي عَلَيْكَ؟ ثُمَّ قَالَ لِي : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ؛ إِنَّ الْإِمَامَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ كَلَامُ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَا طَيْرٍ وَلَا بَهِيمَةٍ وَلَا شَيْءٍ فِيهِ الرُّوحُ ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ هٰذِهِ الْخِصَالُ فِيهِ فَلَيْسَ هُوَ بِإِمَامٍ .

۷- ابو بصیر سے مروی ہے۔ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ میں آپ پر فدا ہوں امام کی شناخت کیسے ہوتی ہے حضرت نے فرمایا۔ چند خصلتوں سے ، اوّل وہ چیز جو اس کے پدر بزرگوار کی طرف سے ہوتی ہے اس سے اشارہ تھا اپنے نصب وتعین کے متعلق تاکہ یہ لوگوں پر حجت ہو۔ دوسرے جب اس سے سوال کیا جائے تو جواب دے اور اگر ابتداءً سکوت ہو تو کل کی خبر دے اور ہر زبان میں کلام کرے۔ مجھ سے فرمایا۔ اے ابو محمد! یہاں سے اُٹھنے سے پہلے ایک علامت تمہارے سامنے آنے والی ہے تھوڑی دیر بعد ایک مرد خراسانی آیا اور اس نے عربی زبان میں گفتگو کی۔ حضرت نے اس کا جواب فارسی میں دیا۔ مرد خراسانی نے کہا۔ میں نے یہ سمجھتے ہوئے عربی زبان میں کلام کیا کہ آپ فارسی سے بخوبی واقف نہ ہوں گے فرمایا سبحان اللہ اگر میں اچھی طرح جواب نہ دوں تو پھر تجھ پر میری فضیلت کیسی، پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) امام پر نہ کسی آدمی کا کلام

پوشیدہ ہوتا ہے نہ پرندہ کا نہ چوپائے کا اور نہ کسی اور جاندار چیز کا۔ پس جس میں یہ خصوصیتیں نہیں وہ امام نہیں۔

باسٹھواں باب

امامت کا ثبات اعقاب میں

(بَابُ) ۶۲

ثَباتِ الْإِمامَةِ فِي الْأَعْقابِ وَأَنَّها لا تَعُودُ فِي أَخٍ وَ لا عَمٍّ وَلا غَيْرِهِما مِنَ الْقَراباتِ

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فاخِتَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: لاتَعُودُ الْإِمامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَبَداً، إِنَّما جَرَتْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَما قالَ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالىٰ: «وَأُولُوا الْأَرْحامِ بَعْضُهُمْ أَوْلىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتابِ اللهِ» فَلا تَكُونُ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام إِلاّ فِي الْأَعْقابِ وَ أَعْقابِ الْأَعْقابِ. الانفال ۸/۷۵

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا حسن و حسین علیہما السلام کے بعد امامت آئندہ کبھی دو بھائیوں کو نہ ملے گی امام حسینؑ کے بعد یہ سلسلہ علی بن الحسین سے چلا۔ خدا فرماتا ہے کتاب خدا میں نبیؐ کے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں پس علی بن الحسین کے سلسلہ کے بعد یہ سلسلہ اولاد در اولاد چلتا رہے گا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَبَى اللهُ أَنْ يَجْعَلَها لِأَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهما السلام.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے ناپسند کیا اس بات کو کہ وہ حسنؑ و حسینؑ کے بعد امر امامت کو دو بھائیوں میں قرار دے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْماعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ أَتَكُونُ الْإِمامَةُ فِي عَمٍّ أَوْ خالٍ؟ فَقالَ: لا، فَقُلْتُ: فَفِي أَخٍ؟ قالَ: لا، قُلْتُ: فَفِي مَنْ؟ قالَ: فِي وَلَدِي ـ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ لا وَلَدَ لَهُ ـ.

۳۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے پوچھا۔ کیا امامت چچا اور ماموں تک جائے گی۔ آپؑ نے کہا نہیں۔ میں نے

کہا کیا بھائی کو ملے گی۔ فرمایا۔ نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر کون امام ہوگا۔ فرمایا۔ میرا فرزند جو ابھی لاولد ہے۔

٤ ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرانَ، عَنْ سُلَيْمانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام أَنَّهُ قالَ: لاتَجْتَمِعُ الْإِمامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ إِنَّما هِيَ فِي الْأَعْقابِ وَ أَعْقابِ الْأَعْقابِ.

۴۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امامت نہیں جمع ہوگی دو بھائیوں میں حسنؑ و حسینؑ کے بعد وہ اولاد در اولاد چلے گی

٥ ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرانَ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عليه السلام، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ كانَ كَوْنٌ وَ لا أَرانِيَ اللّٰهُ فَبِمَنْ أَئْتَمُّ؟ فَأَوْمَأَ إِلَى ابْنِهِ مُوسٰى عليه السلام قالَ: قُلْتُ: فَإِنْ حَدَثَ بِمُوسٰى حَدَثٌ فَبِمَنْ أَئْتَمُّ؟ قالَ: بِوَلَدِهِ، قُلْتُ: فَإِنْ حَدَثَ بِوَلَدِهِ حَدَثٌ وَتَرَكَ أَخاً كَبِيراً وَابْناً صَغِيراً فَبِمَنْ أَئْتَمُّ؟ قالَ: بِوَلَدِهِ ثُمَّ واحِداً فَواحِداً [illegible] هٰكَذا أَبَداً.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اگر خدانخواستہ آپ کا انتقال ہو جائے (خدا مجھے وہ دن نہ دکھلائے) تو کون امام ہوگا حضرت نے اپنے فرزند موسیٰؑ کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا ان کے بعد۔ فرمایا۔ ان کا بیٹا۔ میں نے کہا اگر مرنے کے بعد وہ ایک بڑا بھائی چھوڑیں اور بیٹا چھوٹا سا ہو تب کون امام ہوگا۔ فرمایا۔ بیٹا اور اسی طرح ایک کے بعد دوسرا۔

ترسیٹھواں باب

خدا اور رسول اللہ صلعم کی نص آئمہ علیہم السلام کیلئے

(بابُ) ۶۳

ما نَصَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَسُولُهُ عَلَى الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ واحِداً فَواحِداً

١ ــ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ يُونُسَ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قالَ، سَأَلْتُ أَبا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَقالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ

بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام : فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : فَمَا لَهُ لَمْ يُسَمِّ عَلِيّاً وَ أَهْلَ بَيْتِهِ عليهم السلام فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ قَالَ: فَقَالَ: قُولُوا لَهُمْ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله نَزَلَتْ عَلَيْهِ الصَّلاةُ وَلَمْ يُسَمِّ اللهُ لَهُمْ ثَلاثاً وَلا أَرْبَعاً ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذٰلِكَ لَهُمْ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ وَ لَمْ يُسَمِّ لَهُمْ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذٰلِكَ لَهُمْ وَ نَزَلَ الْحَجُّ فَلَمْ يَقُلْ لَهُمْ : طُوفُوا أُسْبُوعاً حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذٰلِكَ لَهُمْ وَنَزَلَتْ «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» وَنَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : فِي عَلِيٍّ : مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ ، فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ ؛ وَقَالَ عليه السلام أُوصِيكُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَأَهْلِ بَيْتِي، فَإِنِّي سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يُورِدَهُمَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَأَعْطَانِي ذٰلِكَ ، وَقَالَ : لا تُعَلِّمُوهُمْ ، فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ ؛ وَقَالَ : إِنَّهُمْ لَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى وَلَنْ يُدْخِلُوكُمْ فِي بَابِ ضَلالَةٍ ، فَلَوْ سَكَتَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَلَمْ يُبَيِّنْ مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ لَادَّعَاهَا آلُ فُلانٍ وَآلُ فُلانٍ وَلٰكِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ تَصْدِيقاً لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله «إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً»[2] فَكَانَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَ فَاطِمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلامُ، فَأَدْخَلَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله تَحْتَ الْكِسَاءِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُمَّ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَهْلاً وَثَقَلاً وَهٰؤُلاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَ ثَقَلِي ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ فَقَالَ : إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ وَلٰكِنَّ هٰؤُلاءِ أَهْلِي وَ ثَقَلِي فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ عَلِيٌّ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ لِكَثْرَةِ مَا بَلَّغَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ إِقَامَتِهِ لِلنَّاسِ وَ أَخْذِهِ بِيَدِهِ ، فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ لَمْ يَكُنْ يَسْتَطِيعُ عَلِيٌّ - وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ - أَنْ يُدْخِلَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَلا الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ وَلا وَاحِداً مِنْ وُلْدِهِ[2] إِذاً لَقَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنْزَلَ فِينَا كَمَا أَنْزَلَ فِيكَ فَأَمَرَ بِطَاعَتِنَا كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَبَلَّغَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَمَا بَلَّغَ فِيكَ وَأَذْهَبَ عَنَّا الرِّجْسَ كَمَا أَذْهَبَهُ عَنْكَ فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ عليه السلام كَانَ الْحَسَنُ عليه السلام أَوْلَى بِهَا لِكِبَرِهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُدْخِلَ وُلْدَهُ وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذٰلِكَ وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» فَيَجْعَلَهَا فِي وُلْدِهِ إِذاً لَقَالَ الْحُسَيْنُ أَمَرَ اللهُ بِطَاعَتِي كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ أَبِيكَ وَبَلَّغَ فِيَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَمَا بَلَّغَ فِيكَ وَفِي أَبِيكَ وَأَذْهَبَ اللهُ عَنِّي الرِّجْسَ كَمَا أَذْهَبَ عَنْكَ وَعَنْ أَبِيكَ ، فَلَمَّا صَارَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدَّعِيَ عَلَيْهِ كَمَا كَانَ هُوَ يَدَّعِي عَلَى

احزاب ۳۳/۳

أَخِيهِ وَعَلَى أَبِيهِ، لَوْ أَرَادَا أَنْ يَصْرِفَا الْأَمْرَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُونَا لِيَفْعَلَا ثُمَّ صَارَتْ حِينَ أَفْضَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام فَجَرَى تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ «وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ الْحُسَيْنِ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ. وَقَالَ: الرِّجْسُ هُوَ الشَّكُّ وَاللهِ لَانَشُكُّ فِي رَبِّنَا أَبَداً.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ وَعِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلُ ذٰلِكَ.

ا۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ حضرت علیؑ اور حسنؑ وحسینؑ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کتاب خدا میں علیؑ اور ان کے اہل بیت کا نام نہیں فرمایا۔

تم ان سے کہو کہ نماز حضرت پر نازل ہوئی۔ لیکن یہ نہ بتایا گیا کہ تین رکعت یا چار رکعت اس کی تفسیر رسولؐ نے بیان کی؟

آیہ زکوٰۃ نازل ہوئی۔ لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ ہر چالیس پر ایک، اس کی تفسیر رسول اللہ نے لوگوں سے بیان فرمائی؟

آیہ حج نازل ہوئی لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ سات طواف کرو، یہ تفسیر رسول اللہ نے بیان فرمائی۔؟

آیہ۔ اطیعوا اللہ الخ نازل ہوئی۔ یہ آیت حضرت علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ نے علیؑ کے بارے میں فرمایا، من کنت مولاہ فعلی مولاہ، اور یہ بھی فرمایا۔ اے مسلمانو، میں تم میں اللہ کی کتاب اور اپنی اہلبیت کے بارہ میں وصیت کرتا ہوں میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ ان دونوں میں تفرقہ نہ ڈالے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔

اور یہ بھی فرمایا کہ تم ان کو تعلیم نہ دو۔ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں وہ تم کو باب ہدایت سے نکلنے نہ دیں گے اور باب ضلالت میں داخل نہ ہونے دیں گے۔

اگر رسولؐ ساکت ہو جاتے اور اپنے اہل بیتؑ کو نہ بتاتے تو فلاں فلاں خاندان والے اہل بیت ہونے کا دعویٰ کر بیٹھتے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کے قول کی تصدیق کر دی۔ فرمایا۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ اے اہل بیت ہر قسم کے رجس کو تم سے دور رکھے اور پاک رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے یہ اہل بیت علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ ہیں ان کو رسول اللہ نے خانۂ ام سلمہ میں چادر کے اندر داخل کر کے فرمایا۔ خداوندا ہر نبی کے کچھ اہل اور گرانقدر ذاتیں ہوتی ہیں میرے اہل بیتؑ اور گرانقدر عزیز یہ ہیں، امّ سلمہ نے کہا کیا میں آپ کے اہل سے نہیں۔ فرمایا تم خیر پر ہو لیکن یہ میرے اہل اور ثقل ہیں۔

جب رسول اللہؐ نے وفات پائی تو علی تمام لوگوں سے بہتر تھے جیسا کہ رسول اللہؐ نے بکثرت ان کے بارے میں فرمایا تھا اور لوگوں پر ان کو سردار بنایا تھا اور روز غدیر ان کا ہاتھ پکڑ کر سب کو ان کی جانشینی کی خبر دے دی تھی جب علی کا وقت وفات قریب آیا تو ان کی قدرت سے یہ بات باہر تھی کہ وہ اپنے فرزند محمد حنفیہ یا عباسؑ یا حسنؑ یا حسینؑ کے سوا اپنے کسی اور بیٹے کو اپنا جانشین بنا دیتے اور اگر بفرض محال حضرت علی کسی اور کو اپنا جانشین بنا دیتے تو حسنؑ اور حسینؑ کہتے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کی فضیلت میں آیات نازل کیں، جس طرح آپ کی اطاعت کا حکم دیا، ہماری اطاعت کا بھی دیا ہے جس طرح رسول اللہؐ نے آپ کے لئے تبلیغ کی ہے ہمارے لئے بھی کی ہے جس طرح رجس سے آپؑ کو دور رکھا ہے ہم کو بھی دور رکھا ہے

اور جب حضرت علی کا انتقال ہوا تو امام حسنؑ بہ سبب اپنی بزرگی کے سب سے بہتر تھے وقت انتقال ان کی یہ طاقت نہ تھی کہ وہ اپنا قائم مقام اپنی اولاد میں سے کسی بنا دیتے اور وہ ایسا نہ کر سکتے تھے جبکہ خدا فرماتا ہے رشتہ داروں میں بعض بعض سے بہتر ہیں اللہ کی کتاب میں اگر وہ اپنے بیٹے کو بنا دیتے تو حسینؑ ان سے کہتے ایسا کیوں کیا۔ جب اللہ نے میری اطاعت کا اسی طرح حکم دیا ہے جس طرح آپ کی اور آپ کے باپ کی اطاعت کا ہے رسول اللہؐ نے میرے بارے میں بھی اسی طرح تبلیغ کی ہے جس طرح آپ کے اور آپ کے باپ کے بارے میں، خدا نے مجھ کو بھی رجس سے اسی طرح دور رکھا ہے جس طرح آپ کو اور آپ کے باپ کو۔

پس جب امامت امام حسینؑ کو ملی تو ان کے خاندان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ اس طرح مدعیٔ امامت ہوتا جیسے امام حسینؑ اپنے بھائی اور باپ کے مقابل ہو سکتے تھے نیز یہ کہ وہ امر امامت کو امام حسینؑ سے نہیں ہٹا سکتے تھے اور نہ انھوں نے ایسا کیا۔ جب امامت امام حسینؑ کو ملی تو اس آیت کی تاویل صحیح ظاہر ہو گئی کہ کتاب خدا کی رو سے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں امام حسینؑ کے بعد علی بن الحسین کی طرف منتقل ہوئی پھر محمد بن علی کی طرف۔ فرمایا امام نے رجس سے مراد شک ہے ہم نے اپنے رب کے متعلق کبھی شک نہیں کیا۔ ابوبصیر نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

٢ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ رَوْحٍ الْقَصِيرِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ :

احزاب ۳۳/۶ «النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ أَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۚ وَ أُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» فِيمَنْ نَزَلَتْ ؟ فَقَالَ : نَزَلَتْ فِي الْإِمْرَةِ ، إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ جَرَتْ فِي وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ ، فَنَحْنُ أَوْلَىٰ بِالْأَمْرِ وَ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ ، قُلْتُ : فَوُلْدُ جَعْفَرٍ لَهُمْ فِيهَا نَصِيبٌ ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : فَلِوُلْدِ الْعَبَّاسِ فِيهَا نَصِيبٌ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَعَدَدْتُ عَلَيْهِ بُطُونَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ : لَا ، قَالَ : وَنَسِيتُ وُلْدَ الْحَسَنِ عليه السلام فَدَخَلْتُ بَعْدَ

ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ لِوُلْدِ الْحَسَنِ فِيهَا نَصِيبٌ ؟ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ يَا عَبْدَالرَّحِيمِ، مَا لِمُحَمَّدِيٍّ فِيهَا نَصِيبٌ غَيْرَنَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ آیہ نبی مومنین کے نفسوں سے زیادہ ان پر اولی بالتصرف ہیں اور ان کی ازواج مومنین کی مائیں ہیں اور نبی کے رشتہ داروں میں بعض ان سے زیادہ اولی ہیں کتاب خدا میں کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے فرمایا صاحبان امر کے بارے میں نازل کی ہے اور اس کا حکم جاری ہوا ہے اولاد حسینؑ کے بارے میں ان کے بعد، پس ہم اس امر کے اور قرابت رسولؐ کے بہ نسبت مومنین و مہاجرین و انصار کے زیادہ مستحق ہیں میں نے کہا کیا اولاد جعفر کا بھی اس میں کوئی حصہ ہے فرمایا۔ نہیں۔ میں نے پوچھا اور اولاد عباس کا فرمایا نہیں، پھر بنی عبدالمطلب کی ہر شاخ کا ذکر کیا۔ فرمایا نہیں۔ اولاد امام حسنؑ کا ذکر کرنا بھول گیا۔ بعد میں میں نے ان کے متعلق بھی پوچھا۔ فرمایا۔ نہیں۔ اور پھر فرمایا۔ اے عبدالرحیم (نام راوی) محمدؐ کے رشتہ داروں میں ہمارے سوا کسی اور کا حصہ نہیں۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ
مائدہ ۵۵ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا» قَالَ: إِنَّمَا يَعْنِي أَوْلَى بِكُمْ أَيْ أَحَقُّ بِكُمْ وَبِأُمُورِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا يَعْنِي عَلِيّاً وَأَوْلَادَهُ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ وَصَفَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ : «الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ»[1] وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ رَاكِعٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ قِيمَتُهَا أَلْفُ دِينَارٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله كَسَاهُ إِيَّاهَا وَكَانَ النَّجَاشِيُّ أَهْدَاهَا لَهُ فَجَاءَ سَائِلٌ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَأَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ تَصَدَّقْ عَلَى مِسْكِينٍ ، فَطَرَحَ الْحُلَّةَ إِلَيْهِ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَيْهِ أَنِ احْمِلْهَا . فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ هٰذِهِ الْآيَةَ وَصَيَّرَ نِعْمَةَ أَوْلَادِهِ بِنِعْمَتِهِ فَكُلُّ مَنْ بَلَغَ مِنْ أَوْلَادِهِ مَبْلَغَ الْإِمَامَةِ ، يَكُونُ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ مِثْلَهُ فَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وَالسَّائِلُ الَّذِي سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالَّذِينَ يَسْأَلُونَ الْأَئِمَّةَ مِنْ أَوْلَادِهِ يَكُونُونَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے آیہ انما ولیکم اللہ، کے متعلق کہ اس میں ولی کے معنی ہیں تم سے بہتر اور تمہارے جملہ امور اور تمہاری جانوں اور مالوں میں سب سے زیادہ احق اور اولی بالتصرف اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ صاحب ایمان ہیں یعنی علیؑ اور ان کی اولاد میں آئمہ علیہم السلام قیامت تک یہ لوگوں کے ولی ہیں پھر خدا نے ان کا وصف یوں بیان

کیا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں امیرالمومنین علیہ السلام نے نماز ظہر کی دوسری رکعت میں جب رکوع کیا درآنحالیکہ آپ ایکہزار دینار کا لباس پہنے ہوئے تھے جو رسول اللہ صلعم نے آپؑ کو پہنایا تھا اور نجاشی بادشاہ حبش نے بطور تحفہ آنحضرت صلعم کے پاس بھیجا تھا مسجد میں ایک سائل آیا اور کہنے لگا السلام علیک یا ولی اللہ اور مومنوں کے نفسوں سے بہتر صدقہ دو ایک مسکین کو حضرت نے وہ لباس اتار کر اس سائل کو اٹھا لینے کا اشارہ کیا۔ خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی پس اس نعمت کا سلسلہ آپ کی اس اولاد میں بھی باقی رہا جن کو منصب امامت حاصل ہوا وہ اس صفت میں حضرت علیؑ کے ساتھ شریک رہے انھوں نے بھی حالتِ رکوع میں صدقہ دیا۔ امیرالمومنینؑ سے جس نے سوال کیا۔ وہ ملائکہ میں سے تھا اور باقی آئمہ سے سوال کرنے والے بھی ملائکہ تھے

توضیح:- مشہور ترین حدیث یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے بحالت رکوع انگوٹھی دی تھی لیکن یہ حدیث بتاتی ہے کہ لباس دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دوبارہ ایسا واقعہ پیش آیا۔ ایک بار انگوٹھی دی، دوسری بار لباس، یہ صورت ایسی ہی ہے جیسے آنحضرت صلعم کو کئی بار معراج ہوئی، مگر مشہور ایک معراج ہے دیگر آئمہ کا بحالت رکوع زکوٰۃ دینا۔ اگرچہ حضرات اہلسنت کو تسلیم نہیں۔ اسی لئے وہ ولایت امیرالمومنین علیہ السلام سے اس بنا پر انکار کرتے ہیں کہ اس آیت میں یقیمون و یوتون و راکعون۔ جمع کے صیغے ہیں لیکن اس کے انکار سے حقیقت پر پردہ نہیں پڑسکتا۔ ولایت کی سند دینے والا خدا ہے اس نے ہمارے آئمہ کے اس فعل پر اپنے ان ملائکہ کو گواہ بنایا ہے جنھیں بصورت سائل ان حضرات کے پاس بھیجا تھا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ وَفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَ أَبِي الْجَارُودِ جَمِيعاً عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَالَّذِينَ
مائدة ٥/٥٥ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ» وَفَرَضَ وِلَايَةَ أُولِي الْأَمْرِ، فَلَمْ يَدْرُوا مَا هِيَ، فَأَمَرَ اللهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله أَنْ يُفَسِّرَ لَهُمُ الْوِلَايَةَ كَمَا فَسَّرَ لَهُمُ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصَّوْمَ وَ الْحَجَّ ، فَلَمَّا أَتَاهُ ذَٰلِكَ مِنَ اللهِ ضَاقَ بِذَٰلِكَ صَدْرُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ تَخَوَّفَ أَنْ يَرْتَدُّوا عَنْ دِينِهِمْ وَ أَنْ يُكَذِّبُوهُ ، فَضَاقَ صَدْرُهُ وَرَاجَعَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ «يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ
مائدة ٥/٦٨ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَ اللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ» فَصَدَعَ بِأَمْرِ اللهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ فَقَامَ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ فَنَادَى الصَّلَاةَ جَامِعَةً وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ . قَالَ عُمَرُ بْنُ أُذَيْنَةَ قَالُوا جَمِيعاً غَيْرَ أَبِي الْجَارُودِ ـ وَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَ كَانَتِ الْفَرِيضَةُ تَنْزِلُ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ الْأُخْرَى وَكَانَتِ الْوِلَايَةُ آخِرَ الْفَرَائِضِ ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «الْيَوْمَ
مائدة ٥/٣ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي» قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : لَا أُنْزِلُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ هٰذِهِ فَرِيضَةً ، قَدْ أَكْمَلْتُ لَكُمُ الْفَرَائِضَ

۴۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے اپنے رسولؐ کو ولایت علی کا حکم دیا اور آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ (اللہ تمہارا ولی ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ رکوع میں ہوں) اور فرض کیا ولایت اولی امر کو، لوگوں نے نہ جانا کہ وہ کیا ہے۔ خدا نے حضرت رسول خدا کو حکم دیا کہ وہ ان کو بتائیں جس طرح نماز و زکوٰۃ اور صوم و حج کے متعلق بتایا ہے جب حضرت کے پاس خدا کا یہ حکم آیا تو آپ دل گرفتہ ہوئے اور یہ خوف ہوا کہ کہیں لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور حضرت کو جھٹلائیں نہیں اسی دل گرفتگی کی حالت میں آپ نے اللہ کی طرف رجوع کی۔ خدا نے وحی کی اے رسول! تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل ہوا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا خدا کی رسالت ہی کو نہ پہنچایا۔ اللہ تم کو دشمنوں کے شر سے بچالے گا پس خدا کے اس حکم کے مطابق روز غدیر خم آپؐ نے ولایت علی کا اعلان کیا۔ ایک منادی نے نماز کے لئے جمع ہونے کی ندا دی۔ آپؐ نے ولایت علی کا اعلان کر کے فرمایا کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غائبین تک یہ خبر پہنچا دیں، سب سے اقرار لیا سوائے ابو جارود کے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک فریضہ دوسرے کے بعد نازل ہوتا۔ ولایت آخری فریضہ تھا جس کے بعد اللہ نے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الخ کو نازل کیا اور حضرتؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ کہتا ہے کہ اس فریضہ کے بعد رسولؐ میں اور کوئی آیت نازل نہ کروں گا کیونکہ میں نے اپنے فرائض کو مکمل کر دیا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كُنْتُ عِنْدَهُ جَالِساً ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : حَدِّثْنِي عَنْ وِلَايَةِ عَلِيٍّ ، أَمِنَ اللهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ ؟ فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ : وَيْحَكَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَخْوَفَ لِلّٰهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَأْمُرْهُ بِهِ اللهُ ، بَلِ افْتَرَضَهُ كَمَا افْتَرَضَ اللهُ الصَّلَاةَ وَ الزَّكَاةَ وَ الصَّوْمَ وَالْحَجَّ

۵۔ابو بصیر کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے کہا۔ آپ ولایت علیؑ کے متعلق بیان کریں۔ آیا یہ حکم اللہ کی طرف سے تھا یا رسول اللہ کی طرف سے تھا؟ یہ سن کر حضرت غصہ ہوئے فرمایا رسول اللہ بہت زیادہ خوف کرنے والے تھے اس سے کہ خلافِ حکم خدا کوئی حکم دیں بلکہ خدا نے اس امر ولایت کو بھی اسی طرح فرض قرار دیا ہے جس طرح نماز و زکوٰۃ و روزہ اور حج کو۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ خَمْساً ، أَخَذُوا أَرْبَعاً وَتَرَكُوا وَاحِداً قُلْتُ : أَتُسَمِّيهِنَّ لِي جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ فَقَالَ الصَّلَاةُ وَ كَانَ النَّاسُ لَا يَدْرُونَ كَيْفَ يُصَلُّونَ ، فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقَالَ :

يا محمد أخبرهم بمواقيت صلاتهم ، ثم نزلت الزكاة فقال: يا محمد أخبرهم من زكاتهم ما أخبرتهم من صلاتهم ، ثم نزل الصوم فكان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا كان يوم عاشورا بعث إلى ما حوله من القرى فصاموا ذلك اليوم فنزل [صوم] شهر رمضان بين شعبان وشوال ، ثم نزل الحج فنزل جبرئيل عليه السلام فقال : أخبرهم من حجهم ما أخبرتهم من صلاتهم و زكاتهم وصومهم ، ثم نزلت الولاية و

مائدہ ٥/٣ إنما أتاه ذلك في يوم الجمعة بعرفة ، أنزل الله عز وجل «اليوم أكملت لكم دينكم و أتممت عليكم نعمتي» وكان كمال الدين بولاية علي بن أبي طالب عليه السلام فقال عند ذلك رسول الله صلى الله عليه وآله: أمتي حديثوا عهد بالجاهلية ومتى أخبرتهم بهذا في ابن عمي يقول قائل ويقول قائل- فقلت في نفسي من غير أن ينطق به لساني- : فأتتني عزيمة من الله عز وجل بتلة أوعدني إن لم

مائدہ ٥/٦٨ أبلغ أن يعذبني ، فنزلت : «يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك و إن لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس ، إن الله لا يهدي القوم الكافرين» فأخذ رسول الله صلى الله عليه وآله بيد علي عليه السلام فقال : [يا] أيها الناس إنه لم يكن نبي من الأنبياء ممن كان قبلي إلا و قد عمره الله ، ثم دعاه فأجابه ، فأوشك أن أدعى فأجيب وأنا مسؤول و أنتم مسؤولون ، فماذا أنتم قائلون ؟ فقالوا نشهد أنك قد بلغت و نصحت و أديت ما عليك ، فجزاك الله أفضل جزاء المرسلين ، فقال : اللهم اشهد ـ ثلاث مرات ـ ثم قال : يا معشر المسلمين هذا وليكم من بعدي فليبلغ الشاهد منكم الغائب ، قال أبو جعفر عليه السلام : كان و الله [علي عليه السلام] أمين الله على خلقه وغيبه و دينه الذي ارتضاه لنفسه ، ثم إن رسول الله صلى الله عليه وآله حضره الذي حضر فدعا عليا فقال : يا علي إني أريد أن أئتمنك على ما ائتمنني الله عليه من غيبه وعلمه و[من] خلقه ومن دينه الذي ارتضاه لنفسه ، فلم يشرك والله فيها يا زياد ! أحدا من الخلق ثم إن عليا عليه السلام حضره الذي حضره فدعا ولده وكانوا اثني عشر ذكرا فقال لهم : يا بني إن الله عز وجل قد أبى إلا أن يجعل في سنة من يعقوب وإن يعقوب دعا ولده وكانوا اثني عشر ذكرا ، فأخبرهم بصاحبهم ، ألا وإني أخبركم بصاحبكم ، ألا إن هذين ابنا رسول الله صلى الله عليه وآله الحسن والحسين عليهما السلام فاسمعوا لهما وأطيعوا و وازروهما فإني قد ائتمنتهما على ما ائتمنني عليه رسول الله صلى الله عليه وآله مما ائتمنه الله عليه من خلقه ومن غيبه ومن دينه الذي ارتضاه لنفسه. فأوجب الله لهما من علي

عليه السلام ما أوجب لعلي عليه السلام من رسول الله صلى الله عليه وآله فلم يكن لأحد منهما فضل على صاحبه إلا بكبره وإن الحسين كان إذا حضر الحسن عليه السلام لم ينطق في ذلك المجلس حتى يقوم، ثم إن الحسن عليه السلام حضره الذي حضره فسلم ذلك إلى الحسين، ثم إن حسينا عليه السلام حضره الذي حضره فدعا ابنته الكبرى فاطمة بنت الحسين عليه السلام فدفع إليها كتابا ملفوفا ووصية ظاهرة وكان علي بن الحسين عليه السلام مبطونا لا يرون إلا أنه لما به، فدفعت فاطمة الكتاب إلى علي بن الحسين ثم صار والله ذلك الكتاب إلينا.

الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن محمد بن جمهور، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع، عن منصور بن يونس، عن أبي الجارود، عن أبي جعفر عليه السلام مثله.

۶- ابوجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کو فرماتے سنا کہ خدا نے بندوں پر پانچ چیزوں کو فرض کیا ہے جن میں سے انھوں نے چار کو لیا اور ایک کو چھوڑ دیا۔ میں نے کہا اس کا نام بتائیے فرمایا اوّل نماز کو واجب کیا۔ لوگ نہیں جانتے تھے کہ کیسے پڑھیں۔ جبرئیل نے آکر کہا اے محمدؐ ان کو نماز کے اوقات وغیرہ بتلائیے پھر زکوٰۃ کا حکم فرمایا اے محمد نماز کی طرح ان کو زکوٰۃ کے مسائل بھی بتلائیے جیسے نماز کے بتاتے ہیں پھر روزہ کا حکم آیا جب روز عاشورہ ہوا تو آپ نے قرب و جوار کی بستیوں میں روزہ کا حکم بھیجا (پھر اس روزہ کا حکم منسوخ ہوا) اس کے بعد رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ پھر حج کا حکم آیا، نماز، زکوٰۃ اور روزے کی طرح آپ نے حج کو بھی سمجھایا۔ پھر ولایت کا حکم آیا روز عرفہ کو جمعہ کا دن تھا پھر یہ آیت نازل ہوئی، الیوم اکملت لکم دینکم، اور کمال دین ہوا۔ ولایت علی کا حکم آنے کے بعد۔ اس وقت رسول اللہ نے فرمایا۔ میری امت عہد جاہلیت کے عقیدے کو لئے ہوئے ہے جب میں نے اپنے ابن عم کے متعلق ایسا حکم سناؤں گا تو کوئی یہ کہے گا کوئی وہ، بغیر زبان پر لائے یہ بات میرے دل میں آئی، پس خدا کا ایک تاکیدی حکم میرے پاس آیا اور مجھے ڈرایا۔ اگر تم نے میرے اس حکم کی تبلیغ نہ کی تو تجھے معذب کریگا۔ اس کے بعد یہ آیہ، یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الخ نازل ہوئی بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔ پس رسول اللہ نے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ لوگو! مجھ سے پہلے کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا مگر یہ کہ خدا نے اسے عمر عطا فرمائی۔ پھر اسے اپنے پاس بلا لیا پس عنقریب میں بھی بلایا جاؤں گا اور میں اس کی دعوت کو قبول کروں گا۔ خدا کے یہاں مجھ سے بھی سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی پس تم کیا کہو گے انھوں نے کہا۔ ہم اس کی گواہی دیں گے کہ آپ نے حق تبلیغ و نصیحت ادا کیا اور جو آپ کی ذمہ داری تھی اسے پورا کیا۔ پس اللہ آپ کو تمام رسولوں سے بہتر جزا دے۔ حضرت نے فرمایا خداوندا گواہ رہنا (تین بار) پھر فرمایا اے مسلمانو، یہ علیؑ تمہارا ولی ہے میرے بعد حاضرین کو چاہیئے کہ یہ خبر غائبین تک پہنچا دیں، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، علی خدا کے امین ہیں اس کی مخلوق

پر اور اس کے غیب کے اور اس کے دین کے محافظ ہیں وہ دین جسے اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا پھر رسول اللہ کو جو پیش آیا وہ پیش آیا۔ آپؐ نے حضرت علیؑ کو بلاکر فرمایا۔ میں تم کو اس چیز کا امین بنانا چاہتا ہوں جس کا امین مجھے خدا نے بنایا ہے اپنے غیب اور اپنے علم کا اور اپنی مخلوق کا اور اپنے اس دین کا جسے اس نے اپنی ذات کے لئے پسند کیا۔ اے زیاد اس نے اس فضیلت میں اور کسی کو شریک نہیں کیا۔ اس کے بعد ایک مدت گزرنے پر حضرت علی نے اپنے بیٹوں کو بلایا۔ جن کی تعداد بارہ تھی فرمایا۔ اے میرے فرزندو اللہ چاہتا ہے کہ وہ میرے اندر سنت یعقوب کو جاری کرے، یعقوب نے اپنے بارہ بیٹوں کو بلا کر کہا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں تمہارے صاحب کے بارے میں (حکم سے یعنی میرے بعد میرے قائم مقام یوسف ہوں) پس اسی طرح میں بھی تمہارے صاحب حکومت کو بتاتا ہوں آگاہ ہو کہ یہ دونوں بیٹے رسول اللہ کے حسنؑ و حسینؑ ہیں پس ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو اور ان کی مدد کرو، میں نے ان دونوں کو ان چیزوں کا امانت دار بنایا جس کا رسول اللہ نے مجھے امانتدار بنایا تھا اپنی خلق پر اپنے غیب پر اور اپنے اس دین پر جس کو اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا تھا پس خدا نے ان دونوں کے لئے ان چیزوں کو واجب کیا ہے جن کو علیؑ پر واجب کیا تھا رسول اللہ نے۔ پس ان دونوں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں مگر بزرگی سن کی وجہ سے، اور حسینؑ کا معمول تھا کہ جب تک مجلس امام حسنؑ میں بیٹھتے خاموش بیٹھتے، پھر جب امام حسنؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے یہ امانت امام حسینؑ کے سپرد کی اور جب ان کی وفات کا وقت تو انھوں نے اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کے سپرد کی تو ان کو ایک لپٹی ہوئی تحریر دی اور الفاظ میں وصیت بھی کی۔ حضرت علی بن الحسین واقعہ کربلا میں مرض اسہال میں مبتلا تھے یہ بیماری سب کو معلوم تھی فاطمہ نے یہ تحریر علی بن الحسین کو دی پھر خدا کی قسم یہ تحریر ہم تک پہنچی۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ صَبَّاحٍ الْأَزْرَقِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُخْتَارِيَّةِ لَقِيَنِي فَزَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ إِمَامٌ، فَغَضِبَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام، ثُمَّ قَالَ: أَفَلَا قُلْتَ لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا وَاللهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ، قَالَ: أَفَلَا قُلْتَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ عليه السلام أَوْصَى إِلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَزْوِيهَا عَنْهُمَا لَقَالَا لَهُ: نَحْنُ وَصِيَّانِ مِثْلُكَ وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ وَأَوْصَى الْحَسَنُ إِلَى الْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَزْوِيهَا عَنْهُ لَقَالَ أَنَا وَصِيٌّ مِثْلُكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ أَبِي وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ» هِيَ فِينَا وَفِي أَبْنَائِنَا. انفال ۸/۷۵

۷۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے کہا کہ پیروان مختار میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ محمد حنفیہ امام تھے یہ سن کر حضرت کو غصہ آیا۔ فرمایا پھر تم نے کیا کہا۔ میں نے کہا میری سمجھ میں تو آیا نہیں کہ کیا کہوں۔ فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا

کہ رسول اللہ نے علیؑ و حسنؑ و حسینؑ کے متعلق وصیت کی اور جب علیؑ کے انتقال کا وقت آیا تو حسنؑ و حسینؑ کے متعلق وصیت کی اور اگر وہ ان دونوں سے چھپائے رہتے تو وہ کہتے کہ ہم دونوں آپ کے وصی ہیں ؟ اور حضرت علی ایسا کرتے ہی نہیں امام حسنؑ نے امام حسینؑ کے لئے وصیت کی اور اگر وہ ایسا نہ کرتے تو امام حسینؑ کہتے کہ میں آپ کا وصی ہوں رسول اللہ کے فرمان کے مطابق اور اپنے پدر بزرگوار کے اعلان کے مطابق اور وہ ایسا کیوں کرتے یعنی امام حسنؑ و امام حسینؑ کو وصیت کرنے سے کیونکر روکتے ۔ درآنحالیکہ یہ آیت موجود ہے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں اور یہ وصایت تو ہم میں اور ہماری اولاد میں ہے

توضیح :- مقصد حضرت کا یہ تھا کہ اگر محمد حنفیہ امام ہوتے تو جب اس وصایت کا اعلان حضرت علی بن الحسینؑ کے حق میں کیا گیا تھا تو محمد حنفیہ نے امام حسینؑ سے کیوں نہ کہا کہ حسب فرمان رسول و امیر المومنین یہ حق میرا ہے ان کا خاموش رہنا اس کی دلیل ہے کہ وہ اپنے کو مستحق امامت نہیں جانتے تھے۔

چونسٹھواں باب

اشارہ نص امامت امیر المومنینؑ پر

(بَابُ) ۶۴

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ

١ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجَهْمِ الْهِلاَلِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَمَّا نَزَلَتْ وِلاَيَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ كَانَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : سَلِّمُوا عَلَى عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَكَانَ مِمَّا أَكَّدَ اللهُ عَلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ يَا زَيْدُ ؛ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَهُمَا : قُومَا فَسَلِّمَا عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالاَ : أَمِنَ اللهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مِنَ اللهِ وَ مِنْ رَسُولِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «وَلاَ تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلاً إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ» يَعْنِي بِهِ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَهُمَا وَقَوْلَهُمَا : أَمِنَ اللهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ «وَلاَ تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثاً ، تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلاً بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ (أَئِمَّةٌ هِيَ أَزْكَى مِنْ أَئِمَّتِكُمْ)» قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَئِمَّةٌ ؟ قَالَ : إِي وَاللهِ أَئِمَّةٌ ، قُلْتُ : فَإِنَّا نَقْرَأُ أَرْبَى ، فَقَالَ : مَا أَرْبَى ؟ ــ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ فَطَرَحَهَا ــ «إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللهُ بِهِ» يَعْنِي بِعَلِيٍّ عليه السلام «وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ